10189 ـ مسلمان ملك ميں گيا جہاں حكومت اسلامى لباس پہننے سے منع كرتى ہے

سوال

ميں امريكى فوج كا ايك فرد ہوں اور ايك اجنبى ملك ميں كا كر رہا ہوں، ہوا يہ كہ جہاں ميرى ڈيوٹى لگى ہے وہ ايك اسلامى ملك ہے، ليكن اس ملك كى حكومت ترقى يافتہ ملك بننے كى كوشش كر رہى ہے اور چاہتى ہے كہ دين گھر اور مسجد تك محدود ہو كر رہ جائے، ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ كيا ميرے تصرفات اور كام چيلنج پر دلالت كرتے ہيں يا نہيں، اور كيا مجھے ان قوانين كا احترام كرنا چاہيے: مثلا:

1 ـ يہ ضرورى ہے كہ اسلامى لباس نہ پہنا جائے، اور يہ لباس كسى بھى حكومتى ادارے اور عمارت كے قريب پہننا منع ہے.

2 ـ دينى كتابيں ظاہرى شكل ميں اپنے پاس نہ ركھى جائے مثلا قرآن مجيد، كہا جاتا ہے كہ اس ملك كے قوانين ميں يہ اچھا نہيں سمجھا جاتا.

ميں قوانين يا نظا كو چيلنج نہيں كرنا چاہتا، ليكن جس كام كى مجھے عادت ہے ميں وہ كرنا چاہتا ہوں، كيا كوئى ايسى حديث ملتى ہے جو اس پر دلالت كرتى ہو كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم جہاں رہتے وہاں كے قوانين كا خيال ركھتے ہوئے اپنا لباس نہيں پہنتے تھے، يا پھر على الاعلانيہ مسلمانوں سے بہت كم بات چيت كيا كرتے تھے ؟

ميرى مراد يہ ہے كہ چاہيے تو يہ تھا كہ يہ اسلامى ملك بنے ميں لہروں كے برعكس چلنے كى كوشش نہيں كر رہا، ليكن ميں مسلمان ہوں ميرا ان امور اور معاملات كو سرانجام دينا ايك عام سى بات ہے، اس پر مستزاد يہ كہ ميں عيسائيوں كو ديكھتا ہوں كہ وہ اپنا دينى لباس اور صليب ظاہرى اور على الاعلانية پہن كر پھرتے ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اس مسئلہ ميں ہمارى رائے تو يہى ہے كہ جب آپ اسلامى شعار ظاہر كرنے كى استطاعت ركھتے ہيں، تو پھر اس طاقت كو سنبھال كر مت ركھيں، كيونكہ جب انسان كسى كفريہ ملك ميں داخل ہوتا ہے تو اس كے ليے وہاں اسى صورت ميں بود و باش اختيار كرنا اور رہنا جائز ہے جب وہ اپنا دين ظاہر كرنے كى استطاعت ركھتا ہو، اور دين كے شعار اور دينى علامات ظاہر كر سكتا ہو.

اور اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں اللہ تعالى كا ذكر اور قرآن مجيد كى تلاوت، اور اسى طرح لباس اور داڑھى وغيرہ دوسرے مظاہر اسلاميہ كا اظہار اور حرام كردہ اشياء مثلا شراب نوشى وغيرہ سے اجتناب كرنا، يہ سب كچھ ظاہر اور اعلانيہ طور پر كرنا ضرورى ہے.

لباس کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ اگر آپ کے لیے اسلامی لباس کا اظہار کرنا اور اسے پہننا ممکن ہے تو پھر آپ مسلمانوں والا لباس ہی زیب تن کریں، اور آپ حکومت کو کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں بھی بالکل اسی طر اپنا اختیار کرنے اور اس کے اظہار میں آزادی ہے، جس تم عیسائی اپنا وہی لباس زیب تن کرتے ہو جس کے عادی ہو، اور تم اپنے دینی شعار اور علامات صلیب وغیرہ جو تمہارے چرچوں میں ہیں کا اظہار کرتے ہو، تو اسی طرح ہمیں بھی حق حاصل ہے جس طرح تمہیں ہے.

اور اگر وہ یہ قوانین اور نظام اس پر لاگو کرتے ہیں جو ان کے ہاں ملازمت کرے تو ہم یہ کہینگے: اگر آپ اس کے علاوہ کسی اور علاقے اور ملك میں منتقل ہو سکتے ہیں تا کہ وہاں اپنے دین پر عمل کر سکیں اور اس کے شعار کا اظہار کرنا ممکن ہو تو آپ ایسا ضروری کریں اور اس ملك سے منتقل ہو جائیں، لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکتے ہوں تو پھر آپ حتی الوسعۃ استطاعت کے مطابق اپنے دین اور اسلامی شعار کا اظہار کریں.

کیونکہ دین مسجد یا گھر میں قید نہیں ہو سکتا، بلکہ دین پر ع مل تو مارکیٹ اور بازار میں بھی ہو گا، اور راستوں اور سڑکوں پر بھی اور کمپنیوں اور فیکٹریوں میں اور ساری عمومی جگھوں پر بھی، اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین میں کبھی بھی مداہنت سے کام نہیں لیتے تھے.

بلکہ ہجرت سے قبل جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے تو بھی نماز ظاہری اور اعلانیہ طور پر ادا کیا کرتے تھے، اور کفار مکہ دیکھا کرتے، جب مسلمانوں کا دوسروں سے امتیاز ہو چکا اور انہوں نے اپنا ایك لباس مخصوص کر لیا ہے تو پھر انہیں وہ اپنا لباس زیب تن کرنا چاہیے.

اور جو کفار کے شعارات میں سے اس کے مخالف ہو اور کفار اس کے ساتھ ممتاز ہیں تو پھر اسے اختیار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ایسا کرنے میں کفار سے مشابہت ہے، اور جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے.

الشیخ عبد اللہ بن جبرین.

اور آپ کا مسلمان ملك میں موجود ہونا موقع غنیمت سمجھنا چاہیے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو ان کے اسلامی اصول یاد دلانے چاہیے، اور انہیں ان کے دین اور اسلامی تاریخ کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور جس جگہ اور مرکز میں آپ ہیں اس میں ممکن ہے آپ بغیر اس ملك کے لوگوں کی جانب سے اذیت پہنچنے کا خدشہ اور ڈر رکھے بغیر ہی دینی شعار اور اپنے اسلامی لباس کا اظہار کریں، اور یہ چیز مسلمانوں کو اپنے دین کے اظہار کرنے پر ابھارے گی اور انہیں بہادر بنائیگی، آپ یہ مت بھولیں آپ کو اس پر اجروثواب حاصل ہو گا، اور آپ کو لوگوں کی باتوں اور کلام وغیرہ سے جو تکلیف ہو گی اس پر آپ کا صبر کرنا بھی اجروثواب کا باعث ہے، اللہ تعالی بہتر عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا.

والله اعلم .